Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ — یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۷ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ ۹ امان ۱۳۵۵ش ۹ مارچ ۱۹۷۶ء | نمبر ۵۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان عاجز کی ہستی کیا ہے؟ صرف ایک دم پر انحصار ہے!

پھر کیوں وہ آخرت کی فکر نہیں کرتا اور موت سے نہیں ڈرتا

"انسان عاجز کی ہستی کیا ہے؟ صرف ایک دم پر انحصار ہے۔ پھر کیوں وہ آخرت کا فکر نہیں کرتا اور موت سے نہیں ڈرتا اور نفسانی اور حیوانی جذبات کا مطیع اور غلام ہو کر عمر ضائع کر دیتا ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ ہندوؤں کو بھی احساسِ موت ہوتا ہے۔ بٹالہ میں کشن چند نام ایک بھنڈاری ستر یا بہتر برس کی عمر کا تھا۔ اس وقت اس نے گھر بار سب کچھ چھوڑ دیا اور کانشی میں جا کر رہنے لگا اور وہاں ہی مر گیا۔ یہ صرف اِس لئے کہ وہاں مرنے سے اس کی موکش ہو گی مگر یہ خیال اس کا باطل تھا لیکن اِس سے اتنا تو مفید نتیجہ ہم نکال سکتے ہیں کہ اُس نے احساسِ موت کیا اور احساسِ موت انسان کو دُنیا کی لذّات میں بالکل منہمک ہونے سے اور خدا سے دُور جا پڑنے سے بچا لیتا ہے۔ یہ بات کہ کانشی میں مرنا مکتی کا باعث ہو گا یہ اسی مخلوق پرستی کا پردہ تھا جو اس کے دِل پر پڑا ہوا تھا مگر مجھے تو سخت افسوس ہوتا ہے جبکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ مسلمان ہندوؤں کی طرح بھی احساسِ موت نہیں کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو صرف اِس حکم نے کہ فاستقم کما امرت نے ہی بُوڑھا کر دیا۔ کس قدر احساسِ موت ہے۔ آپؐ کی یہ حالت کیوں ہوئی صرف اِس لئے کہ تا ہم اس سے سبق لیں۔ ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اور مقدس زندگی کی اِس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ہادیٔ کامل اور پھر قیامت تک کے لئے اور اس پر کُل دُنیا کے لئے مقرر فرمایا۔ مگر آپؐ کی زندگی کے کُل واقعات ایک عملی تعلیمات کا مجموعہ ہیں جس طرح پر قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی قولی کتاب ہے اور قانونِ قدرت اس کی فعلی کتاب ہے اسی طرح پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھی ایک فعلی کتاب ہے جو گویا قرآن کریم کی شرح اور تفسیر ہے۔ میرے تیس سال کی عمر میں ہی سفید بال نکل آئے تھے اور مرزا صاحب مرحوم میرے والد ابھی زندہ ہی تھے۔ سفید بال بھی گویا ایک قسم کا نشانِ موت ہوتا ہے جب بڑھاپا آتا ہے جس کی نشانی یہی سفید بال ہیں تو انسان سمجھ لیتا ہے کہ مرنے کے دن اب قریب ہیں۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ اُس وقت بھی انسان کو فکر نہیں لگتا۔ مومن تو ایک چڑیا اور جانوروں سے بھی اخلاقِ فاضلہ سیکھ سکتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی کھلی ہوئی کتاب اس کے سامنے ہوتی ہے۔ دُنیا میں جس قدر چیزیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں وہ انسان کے لئے جسمانی اور رُوحانی دونوں قسم کی راحتوں کے سامان ہیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۸۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، لمبی عمر دے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے، آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ ٹانگوں میں کمزوری، درد اور دیگر عوارض کی وجہ سے طبیعت تا حال ناساز ہے۔

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۴ مارچ اتوار کا دن مقرر کیا جاتا ہے۔ اس دن جماعتیں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لئے اپنی اپنی جگہ شایانِ شان جلسے منعقد کریں اور اس کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

لاہور میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

جماعت احمدیہ لاہور کے زیرِ اہتمام مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۷۶ء بروز اتوار دن کے دس بجے مسجد احمدیہ دار الذکر میں سیرۃ النبیؐ کا جلسہ منعقد ہو گا جس میں متعدد علماء کرام تقاریر فرمائیں گے۔

مقامی احباب خود بھی اس میں شامل ہوں اور اپنے دوستوں کو بھی ساتھ لائیں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہو گا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ لاہور)

ضروری گذارش

مخلصین جماعت سے گذارش ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ رامان ۱۳۵۵ھش
۹ رمارچ ۱۹۷۶ء

موجودہ معاشرہ میں قول وعمل کا تضاد

حقیقی مومنوں کی اللہ تعالیٰ نے ایک بیّن علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچتے اور اُس کی رضا کے حصول میں کوشاں رہتے ہیں۔ ان کی تمام تر خواہش اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ اُن کا خدا اُن سے راضی ہو جائے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے وہ حسبِ استعداد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کے مصداق بن جائیں۔ سب سے زیادہ وہ جس چیز سے ڈرتے اور خوف کھاتے ہیں وہ ہے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی۔ انہیں ہر دم یہی فکر لاحق رہتا ہے کہ کہیں وہ اپنی کسی غفلت یا لغزش کی وجہ سے خدا کو ناراض نہ کرلیں۔ یہ ڈر اور یہ خوف اور ان کی یہ فکرمندی انہیں راہِ سداد پر گامزن رہتے ہوئے ایسے اعمال بجا لانے پر ابھارتی رہتی ہے جو رضائے الٰہی پر منتج ہوں اور ایسے اعمال سے اجتناب کی ترغیب دیتی رہتی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے اس امر کو کھول کھول کر بیان کر دیا ہے کہ وہ کن باتوں سے خوش ہوتا ہے اور کون سی باتیں اس کی ناراضگی پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتیں۔ ان میں سے فی الوقت ہم ایک ایسے امر کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں از حد ناپسندیدہ ہے اور حتمی اور یقینی طور پر اس کی ناراضگی پر منتج ہونے والا ہے اور وہ ہے قول و فعل کا تضاد یعنی انسان کی زبان پر تو کچھ ہو اور عمل اس کے بالکل خلاف بلکہ اس سے یکسر متضاد ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قول و فعل میں تضاد پر اپنی ناپسندیدگی اور ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ ○ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ ○ (الصف آیات ۲، ۳)

ترجمہ:۔ اے مومنو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ خدا کے نزدیک اس بات کا دعویٰ کرنا جو تم کرتے نہیں بہت ناپسندیدہ ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ان نام کے مومنوں کو مخاطب کیا ہے جو زبان سے تو اپنے مومن ہونے کا اعلان کرتے ہیں لیکن اعمال ان کے ہرگز بھی مومنوں والے نہیں ہوتے یعنی سراسر غیر مومنانہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر واضح فرمایا ہے کہ ان کے غیر مومنانہ افعال و اعمال کے پیشِ نظر انہیں یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ مومن ہونے کا دعویٰ کریں کیونکہ ایمان کا اصل مدار اعمال پر ہے نہ کہ محض زبانی دعوے پر۔ ایمان کا ایسا دعویٰ جس کی تصدیق اعمال سے نہ ہو بلکہ اعمال سے اُس کی تردید ہوتی ہو خدا تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے اور اس کی ناراضگی پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

فی زمانہ سب سے بڑی خرابی ہی یہ ہے کہ عمل قول کے مطابق نہیں ہے۔ دونوں میں بُعد المشرقین کی کیفیت ہے۔ قول و فعل میں پائے جانے والے اس تضاد کو دُور کرنے کی کوشش کرنا موجودہ وقت کا سب سے بڑا جہاد ہے۔ چنانچہ روزنامہ "نوائے وقت" بابت ۶ رمارچ ۱۹۷۶ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں مضمون نگار نے قول و عمل کے تضاد کے نتیجہ میں رونما ہونے والے فساد و بگاڑ پر روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ یہ تضاد اتنا ہمہ گیر ہے کہ معاشرہ کا کوئی طبقہ بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ ذیل میں ہم اس مضمون کا ایک اقتباس ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں۔ اقتباس اگرچہ طویل ہے (جس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں) تاہم ہے اپنی جگہ بہت اہم۔ صاحبِ مضمون رقمطراز ہیں:۔

"جہاد صرف میدانِ جنگ میں جا کر دشمن ہی کے خلاف برسرِپیکار ہونے کا نام نہیں ہے بلکہ جہاد تیغ و تفنگ کے بغیر بھی ممکن ہے اور اس کے لئے جذبۂ ایمان اور صبر و ایثار کی ضرورت ہے۔ اسلامی معاشرہ میں موجود بُرائیوں کا سدباب کرنے کے لئے کوشش کرنا بھی جہاد ہے۔ آج جبکہ اس معاشرہ میں بے شمار بُرائیاں جنم لے چکی ہیں اور اس کا اندازہ روز افزوں چھوٹے بڑے جرائم میں غیر معمولی اضافہ سے ہو سکتا ہے۔ جہاں دو چار بزرگ اکٹھے ہوتے ہیں ضرور معاشرتی برائیوں کا تذکرہ کسی نہ کسی طور آ ہی جاتا ہے۔ بظاہر یوں محسوس ہوتا ہے کہ سبھی موجودہ صورتِ حال سے نالاں اور پریشان ہیں اور اس کی بھلائی کے خواہاں ہیں، معاشرہ میں اچھی اقدار کو فروغ دینا چاہتے ہیں لیکن اس کے باوجود معاشرہ رُوبہ زوال ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ اگر ایک لمحے کے لئے بھی اس پر غور کریں تو یہ بات شدت سے محسوس کی جا سکتی ہے کہ موجودہ معاشرہ میں قول و عمل کا تضاد جس قدر دیکھنے کو ملتا ہے شاید پہلے کبھی نہ دیکھنے کو ملا ہو۔ ناصح جس بات کی نصیحت کرتا ہے عملی زندگی میں وہ خود اسے اختیار کرنے میں لیت و لعل سے کام لیتا ہے۔ اور بوقتِ ضرورت اپنے ذاتی فائدے کی خاطر اسلامی اصولوں اور ملک و ملت کی عظمت کو قربان کر دیتا ہے اور اس وقت وہ یہ قطعی فراموش کر دیتا ہے کہ وہ کہتا کیا ہے اور کرتا کیا ہے۔ ہر شخص یہ تو چاہتا ہے کہ دوسرے اس کی نصیحت سے استفادہ کریں، وہ دوسروں کا محاسبہ کرنا چاہتا ہے مگر خود اپنے گریبان میں جھانکنے کی ضرورت کبھی محسوس نہیں کرتا کہ خود اس کا عمل کیسا ہے جو کہ ہر نئی نسل کے لئے نمونہ ہوتا ہے۔

ہمارے رہنماؤں کے قول و عمل کے تضاد کی ایک جھلک ملاحظہ ہو کہ ایک طرف تو نوجوان نسل کو مغرب کی اندھا دُھند تقلید سے بچنے کے لئے پند ہائے گراں مایہ سے نوازا جا رہا ہے لیکن دوسری طرف عُریانی و فحاشی کے پلندے اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ جلوہ گر ہیں اور یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ جو چیز زیادہ شدت سے نظر آئے گی دیکھنے والا شعوری اور لاشعوری طور پر اسی سے فوری اور زیادہ متاثر ہوگا۔ اور پھر بُرائی کا بیج بو کر بہتری کی آس لگانا خود فریبی نہیں تو اور کیا ہے؟

آج ہمارے ضمیر اس قدر مُردہ ہو چکے ہیں کہ بُرائی دیکھتے ہیں محسوس کرتے ہیں اور اس میں مضمر خطرناک نتائج سے کسی حد تک باخبر ہونے کے باوجود مجرم کو تحفظ بھی دیتے ہیں مگر یہ ہمارے ایمان کی کمزوری ہے کہ بُرائی اور بھی شدت سے اُبھر رہی ہے۔ بے جا نام و نمود اور حُبِّ جاہ ہمارے معاشرہ کی ایک گھناؤنی بُرائی ہے۔ اس ہَوس پرستی، خود غرضی اور نام و نمود کی خواہش نے لاتعداد دوسری معاشرتی برائیوں کو جنم دیا ہے اور ہم سب کم و بیش اس کا شکار ہیں۔ غالباً بے جا نام و نمود اور خواہشِ زر نے بڑی حد تک مشرقی عورت کو گھر سے باہر نکلنے پر مجبور کر دیا ہے اور اب وہ چراغِ خانہ بننے کی بجائے شمعِ محفل بننا پسند کرتی ہے۔ اسی ہَوس پرستی نے دلوں میں نفرتوں کے بیج بو دیئے ہیں۔ والدین اور اولاد جیسے مقدس رشتوں میں ذہنی دُوریاں پیدا کر دی ہیں۔ والدین بھی اولاد کی تربیت و اصلاح کے لئے اپنی توجہ اور شفقت سے زیادہ دولت کو ترجیح دیتے اور اسی تگ و دو میں مصروفِ عمل ہیں حالانکہ والدین کی بے توجہی کا شکار بچے بالعموم راہوں سے بھٹک جاتے ہیں۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۶ رمارچ ۱۹۷۶ء ص۵)

اس مضمون کا ایک ایک لفظ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ معاشرہ کی سب سے بڑی خرابی قول و فعل کا تضاد ہے اور یہ خرابی وبا کی طرح پھیلی ہوئی ہے اور اس نے پورے معاشرہ کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ قول و عمل میں یکسانیت موجودہ وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ جب تک قول و فعل میں یکسانیت پیدا نہیں ہوگی اصلاحِ احوال کی کوئی بھی سطحی کوشش بارآور نہ ہوگی۔ ماموریں الٰہی کی اصلاح کا مرکزی نقطہ ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی باطنی کشش اور قوتِ قدسیہ کے ذریعہ اپنے ماننے والوں کے قول اور فعل میں مکمل یکسانیت پیدا کر دکھاتے ہیں۔

مجلس مشاورت سے پہلے
چندہ تحریک جدید کی ادائیگی

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ پاکستان سے درخواست ہے کہ وہ اپنا بجٹ مجلس مشاورت (۲۶ رمارچ ۱۹۷۶ء) سے پہلے پورا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے مرکز میں آنے سے پہلے نمائندگان مقامی طور پر وعدہ جات و ادائیگی چندہ تحریک جدید کا محاسبہ فرما کر تشریف لائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کا پچیسواں کامیاب سالانہ جلسہ

مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مبلغ انڈونیشیا

(۲)

اجلاس چہارم

مورخہ ۳۱/۱۲ بروز ہفتہ جلسہ کا چوتھا اجلاس صبح ۹ بجے منعقد ہوا۔ کرنل محمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نے صدارت فرمائی۔ اس اجلاس میں مکرم الحاج اردلن نادی درمیان سوتیا صاحب نے "اسلام اور کمیونزم" پر، مکرم مولوی صالح المحمدی صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے"۔ مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری نے "ذکر حبیب" اور مکرم شکری برماوی صاحب نے "سفر ربوہ کے تاثرات" کے عنوانات پر علی الترتیب تقاریر کیں۔ مکرم شکری برماوی صاحب کو امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر انڈونیشیا سے جانے والے بارہ افراد کے ساتھ شریک قافلہ ہو کر ربوہ اور قادیان کی زیارت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا۔ انہوں نے نہایت سوز و جذب اور محبت میں ڈوب کر اپنا لکھا ہوا مقالہ پڑھ کر سنایا اور ایسا سماں باندھ دیا کہ حاضرین کی اکثریت اشکبار تھی۔

اس اجلاس میں خیر سگالی کے اظہار کے طور پر حکومت انڈونیشیا کی وزارت امور مذاہب اور مقامی انتظامیہ کے نمائندگان نے بھی بطور خاص شرکت کی اور جلسہ کے نظم و نسق اور پروگرام کی تعریف کی۔

یہ اجلاس ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔ بعد میں کھانے اور نمازوں کی تیاری کے لئے وقفہ ہوا پھر ظہر اور عصر کی نمازیں با جماعت ادا کی گئیں۔ نمازوں کے بعد شام تک تقریری پروگرام نہیں تھا۔ بلکہ انفرادی ملاقاتیں۔ نمائش کا معائنہ۔ اور حسب حالات جاکرتا کے بعض مقامات کی سیر کا پروگرام تھا۔ چنانچہ بہت سے احباب اور مستورات جن میں بعض بہت دور دراز کے علاقوں سے ملک کے دارالحکومت میں آئے تھے۔ شہر کے اہم مقامات کی سیر کو چلے گئے۔ کئی نے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے ان کے گھروں پر جا کر ملاقاتیں کیں اور کئی دوسرے احباب نے تصویری اور صنعتی نمائشوں کو خوب خوب دیکھا۔

آخری اجلاس

جلسہ کا آخری اور پانچواں اجلاس ہفتہ کی شام سوا آٹھ بجے شب منعقد ہوا۔ جناب عثمان سوباندی صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے صدارت کے فرائض ادا کئے۔ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد انہوں نے مختصراً احباب سے خطاب کیا اور اس آخری اجلاس کی اہمیت کو واضح کیا۔ یہاں کے رواج اور طریق کے مطابق اس قسم کے آخری اجلاس کی نوعیت عام اجلاسوں سے ذرا مختلف ہوتی ہیں۔ لمبی اور ٹھوس تقریروں کی بجائے مختلف احباب مختلف علاقوں اور طبقوں کی نمائندگی کرتے ہوئے نہایت سادگی لیکن نہایت خلوص اور بے تکلفی کے ساتھ اپنے اپنے دلی تاثرات کا اظہار کرتے ہیں۔ جن میں منتظمین کے شکریہ اور اعتراف خلوص کے ساتھ ساتھ اگر کبھی ضرورت ہو تو مفید مشورے بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ یہاں کی زبان میں ایسے اجلاس کا نام "Dari Hati Ke Hati" یعنی "دل سے دل تک" ہوتا ہے۔ یقیناً اپنی نوعیت کے لحاظ سے یہ اجلاس بہت دلچسپ بھی ہوتا ہے اور باہم اخوت و محبت اور نیک مشوروں اور نیک تمناؤں کے اظہار کے لئے ایک عمدہ موقعہ ہے۔ چنانچہ اس اجلاس میں بھی اسی طرح ہوا۔ مکرم جناب شکری برماوی صاحب کرنل محمد صاحب۔ الحاج عبدالودین دیکا پنتو صاحب اور جماعت احمدیہ جاکرتا کے جواں سال صدر جناب شریف لوبیس صاحب نے مقامی جماعت اور منتظمین کی نمائندگی کرتے ہوئے جناب احمد سریڈو صاحب آف جوگ جاکرتا نے جملہ حاضرین کی طرف سے۔ جناب مرتو صاحب نے مجلس عاملہ انڈونیشیا کی طرف سے اور جملہ مبلغین کرام کی طرف سے مکرم صالح المحمدی صاحب نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور منتظمین اور حاضرین سب کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا گیا۔ آخر میں جناب راڈین احمد سوزیا مہناتا صاحب صدر جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے جملہ مہمانوں اور جملہ منتظمین کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے سرکاری حکام کا بھی شکریہ ادا کیا جن کے تعاون اور اذن سے یہ جلسہ منعقد ہوا اور انتظامات میں ہر طرح سہولت دی۔

ان تمام رواجی کارروائی کے بعد سب سے آخر میں مکرم مولوی امام الدین صاحب رئیس التبلیغ نے اختتامی تقریر کی۔ آپ نے فرمایا۔ سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ کا بے حد اور بار بار شکر ادا کرتا ہوں۔ جس نے محض اپنے فضل سے ہمیں اپنا پچیسواں جلسہ سالانہ اور پچاس سالہ جشن مسرت منعقد کرنے کی توفیق بخشی۔ اس کے بعد میں ان سب بھائیوں کا بے حد ممنون ہوں جو کئی قسم کی تکلیف اٹھا کر دور دراز کے علاقوں سے محض دینی غرض سے اس جلسہ میں آکر شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ ان سب کو اپنے بے حد فضلوں سے نوازے اور جلسہ میں ان کی شرکت کو ان کے لئے۔ ان کے اہل و عیال اور احباب کے لئے اور ان جماعتوں کے لئے جہاں سے نمائندہ کے طور پر وہ شریک ہوتے ہیں ہر لحاظ سے مبارک ثابت فرمائے۔ اسی طرح میں ان منتظمین کا بھی شکرگذار ہوں۔ جنہوں نے دن رات کی محنت جانفشانی کے بعد جو انتظامات کئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی مقدور بھر خدمت کی۔

آپ نے کہا اس امید کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے سال ہم پھر اسی طرح جمع ہوں گے۔ ابھی تو تھوڑی دیر کے بعد ہمارے اس جلسہ کی تمام کارروائی اختتام کو پہنچنے والی ہے۔ اس موقعہ پر میں بھائیوں کی خدمت میں ایک بار پھر یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ اپنی عبادتوں اور قربانیوں کو انتہا تک پہنچنی ہی اور اپنی کمریں کس لیں۔ جس طرح ہمارے سید و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساری ساری دعائیں کرتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ کے قدم مبارک متورم ہو ہو جاتے تھے ہم جو حضور کے ادنیٰ غلام ہیں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے آقا کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے اسی طرح اپنی راتوں کو زندہ کریں اور دعاؤں پر خاص زور دیں اور دن اور رات اسی جدوجہد میں صرف کریں کہ اسلام کا جھنڈا جلد تمام دنیا کی ہر بلند سے بلند جگہ پہ لہراتا ہوا نظر آئے۔

آپ نے کہا۔ ہم لوگ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود اور مہدی مسعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہیں اور ایک بلند پرواز مومن کی حیثیت رکھتے ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم تمام ایسے حالات سے جو ہمیں زمین کی طرف کھینچنے والے ہوں اوپر اٹھ کر آسمانی رفعتوں اور روحانی بلندیوں کو حاصل کرنے والے بنیں اور جس مقصد کے لئے ہمیں کھڑا کیا گیا ہے اس کے حاصل کرنے میں ہم کامیاب ہو جائیں۔

آپ نے کہا یہ خدائی وعدہ اور خدائی تقدیر ہے کہ آخر ایک وقت ایسا آنیوالا ہے جب ساری دنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آکر رہے گی۔ اسی وعدہ خداوندی کے ایفاء کے لئے ہم کھڑے کئے گئے ہیں۔ پس ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ہر قسم کی مشکلات کے باوجود قربانیاں کرتے چلے جائیں اور اپنے خدا کے وعدوں پر کامل یقین رکھیں۔ اس موقعہ پر آپ نے ایک بار پھر جماعتی تربیت اور چندوں کی باقاعدہ ادائیگی اور اطاعت نظام کی طرف احباب کو خاص توجہ دلائی اور سب سے آخر میں احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہوئے خود بھی یہ دعا کی کہ مولیٰ کریم ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے اور ہمیں اور ہماری نسلوں کو اسلام اور احمدیت اور ملک و قوم اور انسانیت کا سچا اور مخلص خادم بنائے۔ آخر میں آپ نے پھر اجتماعی طور پر ایک پرسوز اور لمبی دعا کروائی۔

اس مختصر لیکن مؤثر خطاب اور دعا کے بعد رات ساڑھے گیارہ بجے یہ آخری اجلاس ختم ہوا اگرچہ یہ اجلاس جلسہ کا باقاعدہ آخری اجلاس تھا۔ لیکن بوجہ اس کے کہ تمام مہمانوں کا قیام رات کو یہیں تھا اور حسب پروگرام اگلے روز آٹھ بجے ناشتہ کے بعد واپسی ہونی تھی۔ اسلئے اجلاس کے خاتمہ پر شب بخیر کہا گیا اور اگلے روز پھر سب احباب نے مل کر مکرم رئیس التبلیغ صاحب کی امامت میں نماز تہجد با جماعت ادا کی۔ فجر کی نماز

(باقی صفحہ پر)

قسط پنجم

بد رسوم کے متعلق یاد رکھنے کی باتیں

تمباکو نوشی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"تمباکو کو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے لیکن یہ ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان ہے کہ اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔ اگر کسی کو کوئی طبیب بطور علاج بتلائے تو ہم منع نہیں کرتے ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتا تو آپ اپنے صحابہؓ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے"

(الحکم ۲۴ر مارچ ۱۹۰۳ء)

۲۔ "تمباکو کے بارے میں اگرچہ شریعت نے کچھ نہیں بتایا لیکن ہم اسے اس لئے مکروہ خیال کرتے ہیں کہ اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا تو آپ اس کے استعمال کو منع فرماتے"

(البدر ۲۴ر جولائی ۱۹۰۳ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اللغو کے ماتحت لکھا ہے:-

"کل باطل معاصی لغو میں داخل ہیں تاش گنجفہ۔ چوسر سب ممنوع ہیں گپیں ہانکنا۔ نکتہ چینی کرنا وغیرہ۔

(درس القرآن صفحہ ۱۱)

بقیہ صفحہ ۳ سے

کبھی آپ ہی جماعت پڑھاتے اور نماز کے بعد قرآن کریم کا درس بھی آپ ہی نے دیا۔ اور ایک بار پھر آپ نے احباب کو الوداعی کلمات کہتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ نماز فجر اور درس کے بعد احباب واپسی کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ پھر الوداعی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا حتی کہ ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر عین ۸ بجے تمام احباب اپنے اپنے شہروں اور علاقوں کو واپس جانے کے لئے دعاؤں کے ساتھ روانہ ہو گئے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے مبارک کرے اور اس کے بغایت نیک نتائج ظاہر ہوں۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"حقہ نوشی تمام بد اخلاقیوں کا منبع ہے اور اس سے انسان پست ہمت اور دوسروں کا غلام بن جاتا ہے اس کی عادت سے بہت سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً اعصاب کو نقصان پہنچتا ہے۔ دمہ۔ رعشہ اور سل جیسی بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں۔۔ ۔۔ دجال کی ایک علامت یہ بھی بتائی گئی ہے کہ اس کے آگے بھی دھواں ہوگا اور پیچھے بھی۔ یہ سگرٹ پینے والا سامنے سے دھواں نکالتا ہے۔ پھر دھواں پیچھے کو چلا جاتا ہے۔ یورپین لوگ جدھر جائیں گے سگرٹ پیتے جائیں گے۔ یہ بھی دجالی عادت ہے اور مسیح موعود دجالی عادتوں کو مٹانے آئے تھے۔ پس تم بھی دجالی عادات کو چھوڑ دو"

(الازھار لذوات الخمار صفحہ ۲۲۲، ۲۲۹)

سینما بینی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

"اس کے متعلق میں جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی سینما، سرکس، تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشے میں بالکل نہ جائے اور اس سے کلی پرہیز کرے ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت سمجھتا ہے اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا جائز نہیں ہے"

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویّا اور سینکڑوں شریف گھرانوں کی لڑکیوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے اور سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرا منع کرنا تو الگ رہا اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے"

(مطالبات تحریک جدید صفحہ ۱۷ تا ۱۸)

فلمی گانے سننا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"جو دوست یہاں بیٹھے ہیں جب اپنے گھروں میں جائیں تو اپنے بیوی بچوں کو اچھی طرح سمجھا دیں کہ آئندہ کسی گھر میں ایسا طریق اختیار کیا گیا تو جماعت کے مردوں اور عورتوں کو ہدایت کی جائے گی کہ وہ ایسے لوگوں کی شادیوں میں شریک نہ ہوا کریں۔ اس عذر کے سوائے اس گناہ کو دور کرنے کا اور کیا علاج ہو سکتا ہے کہ اعلان کر دیا جائے کہ ان لوگوں کی شادیوں پر جماعت کا کوئی فرد شامل نہ ہو۔ وہ میراثیوں کو اور بھڑوؤں کو بلا لیں یا پھر ایکٹرسوں کو بلا لیں۔ کیونکہ ایسے لوگوں کے گھروں میں وہی جا سکتی ہیں اور کوئی نہیں جا سکتا"

(الفضل ۲۰ جنوری ۱۹۴۵ء)

فیشن پرستی اور پردہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک مضمون میں فیشن پرستی کی دباؤ سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"اسلام نے جہاں واجبی حد تک زینت کی اجازت دی ہے وہاں مناسب حدود کے ساتھ اسے کنٹرول بھی کیا ہے اور ہماری جماعت کا فرض ہے کہ پوری دیانتداری کے ساتھ ان پابندیوں کو ملحوظ رکھیں۔ یہ پابندیاں مختصر طور پر چند فقروں میں بیان کی جاتی ہیں۔

اوّل:- کوئی ایسی زینت اختیار نہ کی جائے جو سادہ زندگی کے اصول کے خلاف ہو اور جس میں عورت اپنے جسم اور اپنے لباس کو زینتوں کے ذریعہ اتنا کشش دار کر دے کہ غیر محرم شرفاء اور نیک لوگوں کی آنکھیں اس کی طرف اعتراض کی نظر سے اٹھیں

دوم:- زینت کے معاملہ میں ایسا انہماک نہ اختیار کیا جائے کہ گویا وہی زندگی کی غرض و غایت ہے بلکہ سادہ زندگی اختیار کی جائے۔

سوم:- جب کوئی پردہ دار عورت کسی مجبوری کی وجہ سے خرید و فروخت کے لئے بازار جائے یا گھر سے باہر آئے تو لپ سٹک اور چہرہ کے پاؤڈر وغیرہ سے پرہیز کیا جائے اور باہر آتے ہوئے پردہ کا پورا پورا احترام رکھا جائے۔

چہارم:- برقعہ یا لباس اوپر اوڑھنے کی چادر بالکل سادہ ہو جس کا رنگ نہ تو شوخ اور بھڑکیلا ہو اور نہ اس پر کوئی بیل بوٹے یا نقش و نگار کا کام کیا ہوا۔ کیونکہ برقعہ کی غرض زینت کو چھپانا ہے۔ نہ کہ خود برقعہ کو زینت کا ذریعہ بنایا۔

پنجم:- نوجوان لڑکیاں جو سکولوں اور کالجوں میں پڑھتی ہیں ان کے لئے خاص طور پر ضروری ہے کہ ہر قسم کی ناواجب زینت سے بچ کر سادگی اختیار کریں بے شک اپنے جسم اور کپڑوں کو صاف رکھیں۔ مگر اپنے چہروں اور لباسوں کو ہرگز معیوب طریق پر کشش کا ذریعہ نہ بنائیں ... تاکہ ایک طرف ان کی زندگی خدا کی نظر میں پسندیدہ ہو اور دوسری طرف وہ جماعت کو بدنام کرنے والی نہ بنیں۔"

(الفضل ۱۹ ستمبر ۱۹۶۲ء)

پس ہم میں سے ہر ایک کو ایسے فیشن کو اپنانے سے گریز کرنا چاہیئے جس کی وجہ سے اسلامی اخلاق خراب ہوں۔ اور جو اسلامی اقدار اور روایات کے خلاف ہوں۔

ڈاڑھی رکھنا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ڈاڑھی کے متعلق پوچھا گیا تو حضور نے فرمایا:-

"بعض ڈاڑھی مونچھ منڈوانے کو خوبصورتی سمجھتے ہیں مجھے اس سے ایسی سخت کراہت ہے کہ سامنے ہو تو کھانا کھانے کو جی نہیں چاہتا۔ ڈاڑھی کا جو طریق انبیاء اور راستبازوں نے اختیار کیا ہے وہ بہت پسندیدہ ہے۔ البتہ اگر بہت لمبی ہو تو ایک مشت رکھ کر کٹوا دینی چاہیئے۔ خدا نے یہ ایک امتیاز مرد اور عورت کے درمیان رکھ دیا ہے۔"

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خدا اور رسولؐ کے احکام پر پورا پورا چلنے نیز شرک و بدعات اور بد رسوم سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں ہر قسم کی نفس کی تنگیوں اور شیطانی وساوس سے محفوظ رکھے۔ آمین یا رب العالمین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب کرام! وقف عارضی کی مبارک تحریک میں حصہ لیں

قرآن کریم خود بھی پڑھیں اور جماعتوں میں جاکر دوسرے بھائیوں کو بھی پڑھائیں!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔"

"حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل ہیں۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔" (کشتی نوح)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"میرے دل میں بڑی شدت کے ساتھ یہ احساس پیدا ہوا کہ جماعت کا ایک حصہ اس کام (تعلیم القرآن) کی طرف کما حقہ متوجہ نہیں ہو رہا اس لئے ضرورت ہے کہ ہر فرد بشر کو جو احمدیت کی طرف منسوب ہوتا ہے اس طرف متوجہ کیا جائے کہ اسے قرآن کریم پڑھایا جائے، اسے قرآن کریم کے معانی بتائے جائیں، قرآن کریم کی تعلیم سے اسے متعارف کرایا جائے، اسے ایسا بنا دیا جائے کہ قرآن کریم کا عرفان اسے حاصل ہو اور اس کام کے لئے اپنے رب سے دعائیں کی جائیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اور اس کے القاء کے ماتحت میں نے قرآن کریم کی اشاعت اور جماعت کی تربیت کی غرض سے جماعت میں وقف عارضی کی تحریک کی۔" (الفضل ۲ر نومبر ۱۹۶۶ء)

احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ قرآن مجید کے مطالعہ اور اس کے پڑھانے اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہونے کی پوری کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن)

مرکزی تربیتی کلاس ـــ تربیت کا اہم موقع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۹ر اپریل تا ۲۹ر اپریل ۱۹۷۶ء ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

قائدینِ مجالس سے درخواست ہے کہ اپنی مجلس سے زیادہ سے زیادہ نمائندگان تربیتی کلاس میں شامل کریں اور اس اہم تربیتی موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

پی۔اے۔ایف میں ٹریننگ

ایسے امیدوار جن کی عمر ۹ر اگست ۱۹۷۶ء کو ۱۶½ تا ۲۲ سال ہو ایف۔ایس سی/ایف اے پاس ہوں۔ میٹرک (سائنس کے ساتھ) فرسٹ/سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہو ابتدائی انتخاب کے لئے کسی پی۔اے۔ایف انفارمیشن اینڈ سیلکشن سنٹر پر حاضر ہوں۔ انٹرویو روزانہ صبح ۸ بجے ہوگا۔ انٹرویو کی آخری تاریخ ۱۰ر اپریل ۱۹۷۶ء ہے۔ سنٹر پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ لائلپور۔ ملتان۔ کوئٹہ۔ سکھر۔ حیدرآباد۔ کراچی میں ہیں۔

مزید کوائف طریق انتخاب و تنخواہ اور الاؤنس کے لئے دیکھیں نوائے وقت مورخہ ۲ر مارچ ۱۹۷۶ء۔

(ناظر تعلیم)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی اول ۱۳۵۵ہش / ۱۹۷۶ء

انصار اللہ کا سہ ماہی اول کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۱۹/۲۱ امان/مارچ بروز جمعہ/اتوار منعقد ہوگا۔ نصاب درج ذیل ہے:۔

(۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۰ ربع سوم۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سونے کے وقت، جاگنے کے وقت، کھانے کے وقت اور مسجد میں داخل/خارج ہوتے وقت کی دعائیں۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب دافع البلاء

نوٹ:۔ کتاب الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے براہ راست طلب کریں۔

تمام زعماء/زعماء اعلیٰ سے گزارش ہے کہ جملہ انصار کو نصاب سے مطلع کرکے انہیں امتحان میں شرکت کے لئے تیار کریں اور خود بھی اس میں شامل ہوں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

گمشدہ نقدی

خاکسار کے گولبازار سے رحمت بازار جاتے ہوئے راستہ میں اڑھائی سو روپے ۲۵۰/- گر گئے ہیں اگر کسی صاحب کو ملے ہوں تو بہ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر دے کر ممنون فرمائیں۔

(شیخ ظہیر احمد [illegible] دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

۱۔ مکرم چوہدری غلام اللہ صاحب نمبردار آف چک نمبر ۴۳ جنوبی سرگودھا حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم موصی تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری عطاء اللہ ہیڈ ماسٹر چک ۴۳ جنوبی۔ سرگودھا)

۲۔ خاکسار کے والد محترم ماسٹر عبد المجید صاحب تین ہفتے کی شدید علالت کے بعد ۲۶ر فروری بروز جمعۃ المبارک بعمر تقریباً ۶۸ سال گوجرانوالہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جنازہ اسی دن ربوہ لیجایا گیا۔ بعد نماز مغرب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تدفین عمل میں آئی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب محترم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین (عبد الحق ناصر)

۳۔ میری رفیقۂ حیات مقبول بیگم ۱۵ر اور ۱۶ر جنوری ۱۹۷۶ء کی درمیانی شب قریباً پونے دو بجے البرٹ وکٹر ہسپتال میں پندرہ دن کی شدید علالت کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ بہت خلیق، رحم دل، ملنسار، ہمدرد اور مروت سے پیش آنے والی خاتون تھیں۔ ۱۹۶۴ء میں میرے ساتھ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔

مرحومہ میرے ماموں کی لڑکی تھیں۔ غیر احمدی خاندان سے آئیں مگر شدید ابتلاؤں کے دن بھی بڑے حوصلہ اور استقلال سے گزارے اور کبھی پائے ثبات میں لغزش نہ آنے دی۔ جنازہ بروز جمعہ ۱۶ر جنوری ۱۹۷۶ء مسجد دارالذکر لایا گیا جہاں احباب جماعت نے جمعہ کی نماز کے بعد نماز جنازہ پڑھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی بخشش فرمائے آمین۔ اس کے بعد جنازہ قبرستان پہنچایا گیا اور تدفین عمل میں آئی۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

بے شمار تعزیتی خطوط کا سلسلہ جاری ہے۔ فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے لہٰذا بذریعہ الفضل ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (عبد الحمید عارف ۸ مفتی سٹریٹ۔ گڑھی شاہو لاہور)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۸ر اپریل ۱۹۷۶ء بروز اتوار ایک دن کے لئے مرکزِ سلسلہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ (معتمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانچویں صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

حضرت امام ابوالحسن علی بن احمد الواحدی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام ابوالحسن علی بن احمد الواحدیؒ (المتوفی ۴۶۸ھ ؍ ۱۰۷۵ء) اپنے زمانہ میں علمِ نحو اور علم التفسیر کے امام اور مشہور صاحب التفسیر حضرت امام ثعلبیؒ کے شاگرد تھے۔ آپ ایک بلند پایہ مصنّف تھے۔

حضرت امام واحدی رحمۃ اللہ علیہ نے "کتاب الوجیز فی تفسیر القرآن" کے نام سے ایک تفسیر تالیف کی جو مقبول خاص و عام ہوئی۔ آپ نے اس میں "اِتمامِ نعمت" کا مطلب نبوّت بند ہونا نہیں نبوّت کا عطا کیا جانا بتایا ہے۔ لکھا ہے:۔

"(ویتم نعمتہٗ علیک) بالنبوۃ (وعلیٰ اٰل یعقوب یعنی المختصین منھم بالنبوۃ (کما اتمّھا) ای النبوۃ (علیٰ ابویک من قبل ابراھیم و اسحاق ان ربّک علیم) حیث یضع النبوۃ (حکیم) فی خلقہٖ"

(بھامش الجزء الاوّل من التفسیر المنیر لمعالم التنزیل للعلامۃ محمد نووی کتاب الوجیز فی تفسیر القراٰن العزیز للامام ابی الحسن علی بن احمد الواحدی۔ المتوفی ۴۶۸ھ صـ۴۱۸ الاشاعۃ بمکۃ المکرمۃ)

ترجمہ:۔ (اور وہ تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا) نبوّت کے ساتھ (اور آلِ یعقوب پر بھی) یعنی اُن پر جو اُن میں سے نبوّت کے لئے خاص کئے گئے ہیں (جیساکہ اس نے اپنی نعمت پوری کی) یعنی نبوّت (اس سے پہلے تیرے دادا اور تیرے باپ یعنی ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ پر۔ یقیناً تیرا رب بخوبی علم رکھنے والا ہے) کہ وہ نبوّت کہاں رکھے (اور وہ حکمت سے کام لینے والا ہے) اپنی خلقت میں۔

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم مصلح الدین کا نکاح عزیزہ امۃ الشافی بنت ٹھیکیدار عبداللہ صاحب ربوہ کے ہمراہ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۹ ؍ دسمبر ۱۹۷۵ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ عزیز مصلح الدین محترم ٹھیکیدار غلام رسول صاحبؓ صاحب کا نواسہ اور عزیزہ امۃ الشافی ان کی پوتی ہے۔

احباب جماعت اس رشتہ کے مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد علیم الدین (ابن محمد عزیز الدین صاحب مرحوم) آف اسلام آباد حال نائیجیریا)

دعائے نعم البدل

(۱) میرے بیٹے عزیزم عبدالمنان آف یونائیٹڈ بنک لائلپور کا چھوٹا بچہ عزیزم عبدالغفار دو دن بیمار رہ کر مورخہ ۳ ؍ مارچ ۱۹۷۶ء صبح بعمر تین ماہ اچانک وفات پا گیا۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم اس کے والدین اور عزیز و اقارب کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور اپنے فضل سے اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالرحمٰن صابر۔ گوجرانوالہ)

(۲) خاکسار کا بچہ محمد اعجاز ارشد بعمر ایک سال بروز جمعہ مورخہ ۵ ؍ مارچ ۱۹۷۶ء بوقت پانچ بجے صبح وفات پا گیا۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبرِ جمیل کی توفیق دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔

(مستری محمد یوسف۔ دارالنصر وسطی ربوہ)

شہنشاہِ ایران محمد رضا شاہ پہلوی کا پاکستان میں ورودِ مسعود

اسلام آباد کے ہوائی اڈہ پر پُرتپاک خیر مقدم

اسلام آباد ۷ ؍ مارچ۔ شہنشاہِ ایران محمد رضا شاہ پہلوی اور شاہ بانو ملکہ فرح پہلوی آج سہ پہر جب اپنے پانچ روزہ سرکاری دورہ پر پاکستان پہنچے تو دار الحکومت اسلام آباد میں ان کا نہایت پُرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ جونہی آپ طیارہ سے باہر تشریف لائے اکیس توپوں کی سلامی دی گئی۔ صدرِ پاکستان مسٹر فضل الٰہی چودھری، وزیرِ اعظم ذوالفقار علی بھٹو اور بیگم نصرت بھٹو اور پرنس کریم آغا خان نے جو ان دنوں پاکستان آئے ہوئے ہیں ان کا خیر مقدم کیا۔ اس دوران ہوائی اڈہ پاک ایران دوستی زندہ باد۔ شاہِ ایران زندہ باد اور بھٹو زندہ باد کے والہانہ نعروں سے گونجتا رہا۔ دو ننھے بچّوں نے ان کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کئے جس کے بعد شاہی مہمان سلامی کے چبوترے پر تشریف لے گئے جہاں برّی اور فضائی فوجوں کے چاک و چوبند دستوں نے انہیں سلامی دی۔ اس دوران فوجی بینڈ دونوں ملکوں کے قومی ترانوں کی دھنیں بجاتا رہا۔ ہوائی اڈہ کی تقریبات کے بعد شاہی مہمان موٹروں کے جلوس میں خوبصورت محرابوں اور پرچموں سے سجے ہوئے راستے سے گزرتے ہوئے مہمان خانہ تشریف لے گئے۔

تجارت پیشہ احباب ۔ اور ۔ فریضۂ زکوٰۃ

جماعتِ احمدیہ میں ایک خاصی تعداد تجارت پیشہ احباب کی ہے اور ان میں سے بہت سے ایسے دوست ہیں جن کا کاروبار خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ہے اور وہ آسودگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔

ایسے آسودہ حال دوستوں کو جماعت کے نادار، یتامیٰ و مساکین اور بیواؤں کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ اسلام نے یتامیٰ و مساکین کی امداد کے لئے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسا ہی ضروری ہے جیساکہ نماز کا ادا کرنا ضروری ہے۔

پس تجارت پیشہ احباب اپنے اموال کا محاسبہ کریں اور ان پر جتنی زکوٰۃ واجب الادا ہو نکال کر خزانہ صدر انجمن ربوہ میں جمع کرائیں۔ زکوٰۃ و صدقات اموال کو پاکیزہ و بابرکت بنا دیتے ہیں۔ جو لوگ اپنے اموال میں سے یتامیٰ کا حصہ ادا نہیں کرتے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے ان پر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مخلص مومن کو اس ناراضگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواستہائے دُعا

(۱) چند دن ہوئے میرے والد ایم غلام محمد صاحب کو گرنے کی وجہ سے بائیں آنکھ کے پاس چوٹ لگی۔ چار ٹانکے لگے۔ خون زیادہ نکل جانے کی وجہ سے ان کو سر میں بہت تکلیف ہے۔ نیز میرے بھائی راجہ طاہر احمد صاحب آف لندن کی ساس صاحبہ سخت بیمار ہیں اور ہسپتال میں بے ہوش ہیں۔ تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ (صفیہ مبارکہ اہلیہ شیخ بشارت احمد صاحب۔ ربوہ)

(۲) میری ہمشیرہ ممتاز جو کہ مانچسٹر (انگلستان) میں رہائش پذیر ہیں تین چار ماہ سے سخت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(اہلیہ بابو وزیر احمد صاحب لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴